عورت کی قبر مرد کی قبر سے زیادہ گہری ہونے کی حقیقت کیا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13398

تاریخ اجراء: 01 ذی الحجۃ الحرام 1445ھ / 08 جون 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے یہاں یہ بات مشہور ہے کہ عورت کی قبر مرد کی قبر سے زیادہ گہری ہو، کیا واقعی یہ بات درست ہے یا پھر یہ فقط رواج ہی ہے؟ شرعاً قبر کی کتنی گہرائی ہونی چاہیے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت اور مرد کی قبر میں گہرائی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، میت مرد کی ہو یا عورت کی، بہر صورت قبر کی گہرائی کم از کم نصف قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ ہے کہ سینہ تک ہو۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ قبر کی گہرائی بھی میت کے پورے قد کے برابر ہو۔

قبر کی گہرائی سے متعلق تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:" (وحفر قبره) في غير دار (مقدار نصف قامة فإن زاد فحسن۔" یعنی قبر کو گھر سے باہر (یعنی قبرستان وغیرہ میں) نصف قد کے برابر کھودا جائے، اور اگر زیادہ ہو تو بہتر ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت فتاوی شامی میں ہے:" قوله (مقدار نصف قامة الخ) أو إلى حد الصدر وإن زاد إلى مقدار قامة فهو أحسن كما في الذخيرة، فعلم أن الأدنى نصف القامة والأعلى القامة، وما بينهما شرح المنية، وهذا حد العمق، والمقصود منه المبالغة في منع الرائحة ونبش السباع۔" ترجمہ:" ماتن کا قول (نصف قد کی برابر الخ) یا سینے تک اور اگر قد کے برابر ہو جائے تو بہتر ہے جیسا کہ ذخیرہ میں ہے تو اس سے قبر کی ادنی مقدار نصف قد، اور زیادہ سے زیادہ مقدار قد برابر، اور ان کے درمیانی مقدار (یعنی سینے کے برابر) معلوم ہو گئی۔ "شرح منیہ"۔ یہ گہرائی کی حد ہے، اس کا مقصد بو روکنے اور درندوں کے اکھاڑنے سے بچانے میں مبالغہ ہے۔" (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج 03، ص 163-164، مطبوعہ کوئٹہ)

فتح باب العنایۃ میں ہے:”ویحفر القبر نصف القامة، أو إلى الصدر، وإن زيد كان حسنا، لأنه أبلغ في منع الرائحة، ودفع السباع۔“**یعنی قبر کو نصف قد کے برابر یا پھر سینے تک کھودا جائے اور اگر اس پر زیادتی کی جائے تو یہ اچھا ہے، کیونکہ اس میں بو روکنے اور درندوں کے اکھاڑنے سے بچانے میں مبالغہ ہے۔**(فتح باب العنایة بشرح النُّقایة، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 452، دار الأرقم، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے:” شریعت مطہرہ نے قبر کا گہرا ہونا اس واسطے رکھا ہے کہ احیاء کی صحت کو ضرر نہ پہنچے۔ در مختار میں ہے: "**حفر قبرہ مقدار نصف قامة فان زاد فحسن**"۔“(فتاوی رضویہ، ج 09، ص 382، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے:”**قبر کی لمبائی میّت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔**“(بہار شریعت، ج 01، ص 843، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:”**عورت اور مرد کی قبر میں کچھ فرق نہیں کہ عورت کی زیادہ گہری ہو اور مرد کی کم۔ قبر کا ادنی درجہ نصف قد ہے اور اوسط درجہ سینہ تک اور سب سے بہتر یہ کہ قد برابر ہو۔** ریتلی زمین میں جس میں سے جانور مردے کو نکال لیتے ہیں اگر ممکن ہو تو قد برابر کھودیں کہ مسلم کی لاش بے حرمتی سے محفوظ رہے۔ قد برابر ہونا تو ویسے ہی افضل ہے۔ اور یہاں تو بدرجہ اولی اس کا لحاظ چاہئے۔“(فتاوی امجدیہ، ج 01، ص 365، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم